رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤی اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

ہر سوموار اور جمعرات کو شایع ہوتا ہے۔

قیمت بہرحال پیشگی چھ روپے سالانہ۔

الفضل

دُنیا میں ایک نبی آیا پر دُنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری اُمور کے متعلق خط وکتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر:- غلام نبی ٭ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان۔

نمبر ۳۲ | مورخہ ۲۸ اکتوبر سنہ ۱۹۲۰ء | پنجشنبہ | مطابق ۱۵ صفر سنہ ۱۳۳۹ | جلد ۸

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح۔ قطعہ ص۱
اخبار احمدیہ ص۲
مسٹر گاندھی کا اسلام پر ایک غلط الزام ص۳
اشاعت فحش کا انسداد۔
مے فروش قاضی
حیات مسیح کے متعلق دلائل کا مطالبہ } ص۴
معارف قرآن ص۵
خطبہ جمعہ ص۷
دودھ کی قلت کا باعث ص۹
اشتہارات ص۱۰
خبریں ص۱۱-۱۲

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ بخیریت ہیں اور تمام خاندان مسیح موعود میں خدا کے فضل وکرم سے خیر وعافیت ہے۔

مکرم جناب مولوی رحیم بخش صاحب (ایم۔اے) کو اب بخار کی شکایت نہیں ہے۔ البتہ کمزوری باقی ہے۔ احباب ان کی صحت کامل کے لئے دُعا فرمائیں۔

میر قاسم علی صاحب۔ مولوی محفوظ الحق صاحب اور میاں فضل حسین صاحب بنوڑ ریاست پٹیالہ آریوں سے مباحثہ کے لئے بھیجے گئے۔

قطعہ

نقشۂ عالم میں وہی بار دگر پیدا کر

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے)

حُسن اپنا ہی نظر آیا تو کیا آیا نظر
غیر کا حسن بھی دیکھے وہ نظر پیدا کر
چشمِ احباب میں گر تو نے جگہ پائی تو کیا
حسن واحساں سے دلِ خصم میں گھر پیدا کر
بہ زر و مال تو دنیا ہی میں رہجائینگے
حشر کے روز جو کام آئے وہ زر پیدا کر
ہے وہ کس کام کا گر خشک ہے نخلِ ایماں
سینچ عرفان کے پانی سے ثمر پیدا کر
احمدی! گر تجھے بننا ہے صحابہ کا مثیل
دست و بازو۔ وہ دل وسینہ جگر پیدا کر
پھر وہی نالہ وہی نیم شبی ان کی دعا
پھر وہی گریہ وہی دیدۂ تر پیدا کر
پھر وہی رنگِ وفا اور وہی جوشِ جنوں
پھر وہی سوز وہی درد وہ اثر پیدا کر
پھر وہی زہد وہی تقویٰ وہی نفس کشی
ہاں وہی ضبط وہی غضِ بصر پیدا کر

وحدت و طاعت و بے نفسی و صدق و اخلاص
حکمت و معرفت و علم و ہنر پیدا کر

دین پر مال و تن و جان تھی انکے قرباں
رنگ یہ ہو سکے تجھ سے بھی اگر پیدا کر

شانِ اسلام کی قائم جو انہوں نے کی تھی
نقشہ عالم میں وہی بارِ دگر پیدا کر

سخت مشکل ہے کہ اس چال سے منزل کٹے
ہاں اگر ہو سکے پرواز کے پر پیدا کر

اخبار احمدیہ

امریکہ سے احمدی رسالہ جاری کرنیکے لئے امداد

مبلغ دس روپیہ بذریعہ منی آرڈر برائے رسالہ امریکہ ارسال خدمت ہے ۔ یہ دس روپیہ سید عادل شاہ صاحب سکنہ کھنا نوالی کے نام پر شامل کئے جائیں ۔

مولوی فضل الرحمن ۔ سکرٹری انجمن احمدیہ ہیلاں ضلع گجرات

درخواست دعا از امریکہ

بخدمت برادران کرام و محبان صادق

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔

آپ کو معلوم ہے کہ عاجز شکاگو میں آگیا ہے ۔ جو اس ملک کا مرکزی اور بہت بڑا شہر ہے ۔ آج تین ہفتہ سے زائد ہوا ۔ تلاشِ مکان میں سرگردان ہوں ۔ تاحال کوئی موزون مکان نہیں ملا ۔ اسواسطے بتحریک دعا کے یہ عریضہ لکھتا ہوں اور بذریعہ اخبار بھیجتا ہوں ۔ جب سے یہاں آیا ہوں طبیعت بھی کچھ علیل رہی ہے ۔ نزلہ ۔ کھانسی وغیرہ ۔ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم و احسان پر امید اور بھروسہ رکھتا ہوں ۔ کہ بہت جلد عمدہ مکان انشاء اللہ مل جائیگا ۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی قدرت اور علم ماضی اور مستقبل سب پر احاطہ کئے ہوئے ہے ۔ اس ازلی ابدی قدیم خدا کی حکومت زمانہ اور مادہ اور روح ہر شے پر ہے یہ ہمارا ایمان ہے ۔ وہ جانتا ہے کہ میرے درد دل سے دعائیں کرنے والے اس کے حضور زیادہ ہونیوالے ہیں ۔ اسواسطے پہلے سے ان کی دعاؤں کی قبولیت دکھاتا ہے ۔ مَیں نے بارہا تجربہ کیا تھا ۔ کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں کوئی عریضہ دعا کے لئے لکھتا ۔ اس کی قبولیت اسی تحریر کے وقت سے نمایاں ہونے لگتی ۔ اس سفر کے تجارب میں سے ایک میرا تجربہ یہ بھی ہے کہ جب کبھی کسی حالتِ مرض یا اور تکلیف میں حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں عاجز نے خط لکھا ۔ خط کے روانہ ہوتے ہی مشکل کشائی اور صحت شروع ہو گئی ۔ لہذا یہ درخواست بھی اول حضرت کے حضور اور بعد میں بذریعہ اخبار اپنے پیارے دوستوں کی خدمت میں پہنچاتا ہوں ۔ اللہ تعالےٰ آپ لوگوں کو جزائے خیر دے ۔ اور دینی دنیوی نعمتوں سے بہرہ ور کرے ۔ والسلام

عاجز محمد صادق عفا اللہ عنہ
C/o. Dial Bros:
51. East. 18 St.
Chicogo, I. U.
U. S. America.

اعلان نکاح

میرے بھائی مسمی محمد ولد مبارک قوم جٹ ورک سکنہ آنبہ ضلع شیخوپورہ کا نکاح مسماۃ طالع بی بی دختر چودہری کرم بخش قوم جٹ بھلر سکنہ لدھیکے نیویں ضلع لاہور کے ساتھ مبلغ پانچسو روپیہ مہر کے عوض مورخہ ۸ ۔ اکتوبر ۱۹۲۰ء کو موضع لدھیکے میں ہوا ۔

خاکسار چودہری احمد الدین ورک سکنہ آنبہ

گم شدہ کی تلاش

ایک لڑکا مسمی فیض اللہ سکنہ راہوں ضلع جالندھر پرائمری تک پڑھا ہوا عمر تخمیناً تیرہ چودہ سال ۔ رنگ گورا ۔ چہرہ کچھ لمبا جسم پتلا ۔ آنکھ چھوٹی ۔ جس کو غور سے دیکھنے سے پڑبال کا اثر دکھائی دیتا ہے ۔ ۱۳ محرم الحرام سے گھر سے نکلا ہوا ہے ۔ اگر کسی بھائی کو کہیں ملے ۔ تو اس کو اپنے پاس ٹھہرا کر فوراً دفتر الفضل میں اطلاع دیں ۔

درخواست دعا

میری صحت کے لئے احباب دعا فرمائیں ۔ (عبد الغنی اوجلہ) میرا لڑکا محمد شریف درد معدہ کے باعث سخت بیمار ہے ۔ بعض اوقات غشی کی حالت ہو جاتی ہے ۔ اس کی شفاء کیلئے دعا کی جائے ۔ (امیر احمد تلونڈی کھجور والی) میری اہلیہ ایک سال سے بیمار ہے ۔ احباب دعا کریں (شیخ محمد از بھنگولہ)

"الفضل" کی قیمت سات روپے سالانہ

معزز ناظرین الفضل سے یہ امر مخفی نہیں کہ گرانی بیحد ہے جس کا اثر تمام سامان طباعت پر پڑ رہا ہے ۔ اب تک تو ہم نے جس طرح بھی بن پڑا ۔ اخراجات چلائے ہیں ۔ لیکن آئندہ کے لئے سخت دشوار ہے کہ چھ روپے سالانہ پر الفضل دیا جائے ۔ کیونکہ موجودہ خریداروں کا جس قدر چندہ اس حساب سے وصول ہوگا وہ اخراجات سالانہ کے لئے باوجود سخت کفایت کے کافی نہیں البتہ ایک ہزار خریدار مزید الفضل کو مل جائے تو پھر کچھ امید ہو سکتی ہے ۔ اسلئے مجبوراً اسوقت تک کہ خریداران الفضل کی تعداد میں ایک ہزار کا اضافہ ہو جائے یا موجودہ گرانی دُور ہو ۔ الفضل کی قیمت سالانہ سات روپے قرار پائی ہے ۔ اس پر عملدر آمد یکم نومبر سنہ ۱۹۲۰ء سے ہوگا ۔ اس سے پہلے جو صاحب خریدار ہونگے یا ہو چکے ہیں ۔ پچھلی قیمت ان کی چھ روپے سالانہ کے حساب سے ہی محسوب ہوگی ۔ مگر جب پچھلی قیمت ختم ہو جائیگی یا جن کی خریداری کی درخواست یکم نومبر کو پہونچیگی ۔ ان سب کو الفضل سات روپے سالانہ کے حساب ملیگا ۔ اور ہندوستان سے باہر آٹھ روپے لئے جائینگے ۔ جو صاحب رعایت سے فائدہ اٹھانا چاہیں وہ یکم نومبر سے پہلے پہلے خریدار ہو جائیں ۔

مینیجر الفضل قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دار الامان - ۲۸ - اکتوبر ۱۹۲۰ء

مسٹر گاندھی کا اسلام پر ایک غلط الزام

یہ ایک بوسیدہ اور پامال شدہ اعتراض ہے جو اسلام پر اسکے دشمنوں کی طرف سے ہمیشہ کیا گیا ہے کہ اسلام دنیا میں تلوار کے ذریعہ پھیلایا گیا۔ اس کا جواب مسلمانوں کی طرف سے بارہا دیا گیا۔ اور واقعات اور دلائل کے ساتھ بتایا گیا۔ کہ اسلام کی اشاعت کے لئے نہ کبھی تلوار اُٹھائی گئی۔ اور نہ اسلام اس کو جائز رکھتا ہے۔ لیکن معاندین کو اس تعصب اور ضد کی وجہ سے جو انہیں اسلام کے ساتھ ہے۔ اپنے اس بے ہودہ خیال کی اصلاح کی طرف نہ متوجہ ہونا تھا اور نہ ہوئے۔

وہ لوگ جو کھلے طور پر اپنے آپ کو اسلام کا دشمن ظاہر کرتے ہیں۔ ان کی طرف سے اس قسم کے اعتراض پر ہمیں کوئی تعجب نہیں۔ کہ دشمن اور پھر ضدی اور ناپاک دشمن سے سوائے اس کے اور توقع ہی کیا ہو سکتی ہے۔ لیکن حیرت اور افسوس یہ ہے۔ کہ اس وقت جو شخص مسلمانوں کا بہت بڑا خیر خواہ اور ہمدرد کہلاتا ہے۔ اور جس کو مسلمانوں نے اپنے مذہبی امور میں راہنما تسلیم کر رکھا ہے اور جس کی نسبت یہاں تک کہدیا گیا ہے۔ کہ اس وقت مسلمانوں کا قلب اور دل وہی ہے۔ یعنی مسٹر گاندھی ان کی زبان قلم سے ہم یہ الفاظ سن رہے ہیں کہ :-

"عیسائی حکمرانوں کی طرح مسلمان حکمرانوں نے اپنے اپنے مذاہب کی تبلیغ و اشاعت کے لئے تلوار اٹھائی ہے"

اور پھر انھوں نے اسی پر بس نہیں کی۔ بلکہ مختلف مقامات میں اسلام پر یہ الزام لگا رہے ہیں۔ کہ اسلام اپنی اشاعت اور حمایت کے لئے تلوار چلانا جائز قرار دیتا ہے۔ چنانچہ حال میں اپنی ایک تقریر میں جو لکھنؤ میں کی گئی۔ کہا کہ

"میں نے یکا "سناتنی ہندو" ہو کر مسلمانوں کا ساتھ دینا اختیار کیا ہے۔ تو اس لئے اختیار کیا ہے۔ کہ گو انکے مذہب میں تلوار کا استعمال جائز ہے مگر انھوں نے مجھے یقین دلایا ہے کہ وہ اس موقعہ پر تلوار استعمال نہیں کرنی چاہتے"

(ہمدم - ۱۹ - اکتوبر ۱۹۲۰ء)

مگر اسلام پر یہ ایک ایسا ناروا الزام ہے۔ جو یا تو وہ شخص لگا سکتا ہے۔ جو اسلام کی تعلیم سے بالکل ناواقف اور انجان ہو۔ یا وہ جو جان بوجھ کر اسلام کو بدنام کرنا چاہتا ہو۔ اسلام تلوار کے مقابلہ میں تلوار استعمال کرنے کی اجازت دیتا ہے نہ کہ امن کو درہم برہم کرنے کے لئے یا دوسروں کو جبراً مسلمان بنانے کے لئے۔

اسلام کے پھیلنے کا بہترین زمانہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضور کے مقدس صحابہ کا زمانہ تھا۔ ان کی زندگی کے حالات اور اس زمانہ کے سوانحات ہمارے سامنے موجود ہیں۔ ان کے حوالے سے کوئی نہیں بتا سکتا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے کسی صحابی نے اسلام کی اشاعت کے لئے تلوار اٹھائی ہو۔ اور ظاہر ہے۔ اگر تلوار کے ذریعہ اسلام پھیلتا۔ تو لوگوں کے قلوب پر کبھی تسخیر نہیں پا سکتا تھا۔ اور نو مسلم اسلام کے لئے کبھی مخلصانہ طور پر نازک ترین مواقع میں سرفروشی نہ کرتے۔ ہاں جیسا کہ ہم تسلیم کر چکے ہیں۔ اپنی حفاظت اور دشمنوں کے شر سے بچنے کے لئے تلوار کے مقابلہ میں تلوار اُٹھانا منع نہیں اور مسلمانوں نے اولاً مدافعت کے لئے اور بعض دفعہ محض دشمنوں کی شرارت کا سدباب کرنے کے لئے مدافعانہ کارروائی کی ہے۔

پس یہ بالکل غلط ہے کہ اسلام کی اشاعت کے لئے کبھی تلوار اُٹھائی گئی۔ کیونکہ یہ تعلیم اسلام کے بالکل خلاف ہے۔ بھلا یہ ہو سکتا ہے۔ کہ وہ اسلام جو اپنے پیرؤوں کو کھلے اور واضح الفاظ میں بتاتا ہے۔ کہ لا اکراہ فی الدین دین کے بارے میں کسی قسم کا جبر و تشدد ہرگز جائز نہیں اسی کی اشاعت اور ترویج کے لئے تلوار اٹھائی جائے۔

دراصل اسلام کے آناً فاناً دنیا میں پھیل جانے اور بہت تھوڑے وقت میں بہت زیادہ ترقی حاصل کر لینے کی وجہ سے معاندین نے اس کی بے نظیر صداقت اور قلوب کو موثر کرنے والی طاقت کا اعتراف کرنے کی بجائے یہ ناپاک اور دور از حقیقت الزام تراش رکھا ہے کہ اسلام کی اشاعت تلوار کے زور سے ہوئی تھی۔ اور افسوس ہے کہ یہی الزام مسٹر گاندھی دوہرا رہے ہیں۔ حالانکہ ان کی موجودہ پوزیشن اور شہرت کا تقاضا یہ تھا کہ دشمنان اسلام کے بیانات کو صحیح قرار دینے کی بجائے اسلامی تاریخ کے واقعات صحیحہ کو دیکھتے۔ اور ان سے نتیجہ نکالتے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ ان کے دل میں یہ بات پورے طور پر جاگزین ہے۔ کہ مسلمانوں نے اسلام کی اشاعت کے لئے تلوار اٹھائی ہے۔ اور اسلام اس مقصد کے لئے تلوار اُٹھانا جائز قرار دیتا ہے۔ انکا خیال ہے کہ اب دنیا اس کو برداشت نہیں کر سکتی۔ کہ مذہب میں جبر و اکراہ سے تبدیلی کیجائے اور سائنس کی ترقی نے جس طرح عیسائیت کے کئی جھوٹے خیالات میں تغیر پیدا کر دیا ہے۔ اسی طرح اس نے اسلام کی اس جبری تعلیم کو بدل دیا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں :-

"دور جدید کی بہت سی تاریک باتوں کے باوجود دنیا کی رائے عامہ آج اس کو برداشت نہ کریگی کہ مذہب میں بزور تبدیلی کی جائے۔ جیسا کہ وہ غلامی کو برداشت نہیں کر سکتی۔ غالباً یہ زمانہ کی ترقی سائنس کا سب سے موثر نتیجہ ہے۔ اس ترقی نے عیسائیت کے کئی جھوٹے خیالات میں تغیر پیدا کر دیا ہے۔ جیسا کہ اس نے اسلام کے بارہ میں کیا ہے"

لیکن جب اسلام نے مذہب کے تبدیل کرنے کے معاملہ میں تشدد اور جبر کی تعلیم نہیں دی۔ اور اس سے روکا ہے تو اس کے کیا معنے۔ کہ سائنس کی ترقی نے اب اسلام میں یہ تغیر پیدا کر دیا ہے۔ اسلام خدا تعالیٰ کا آخری اور کامل مذہب ہے۔ دنیا خواہ کتنی ترقی کر جائے۔ یہ قطعاً ناممکن ہے کہ اسلام کے اصول اور قواعد میں کوئی تغیر کر سکے۔ کیا دنیا نے اس وقت کی نسبت جبکہ اسلام کی بنیاد رکھی گئی۔ اب تک عظیم الشان ترقی نہیں کی۔ لیکن کوئی شخص یہ ثابت نہیں کر سکتا کہ اس سے اسلام کے کسی ایسے اصل میں تغیر واقع ہوا ہو۔ جو صحیح طور پر تعلیم اسلام میں پایا جاتا ہے۔ یہ بات قابل توجہ و التفات نہیں۔ کہ خود ایک بات گھڑ کے

اسلام کی طرف منسوب کردی جائے اور پھر کہدیا جائے اس میں موجودہ زمانہ کی ترقی سائنس نے تغیر پیدا کردیا ہے۔ بات وہ ہونی چاہیئے۔ جو اسلام میں پائی جاتی ہو۔ اسلام اس کی تعلیم دیتا ہو۔ اور اسلام کے سچے پیروؤں نے اسپر عمل کیا ہو۔ اور اب زمانہ کی ترقی نے اس میں تغیر پیدا کردیا ہو *

ہم دعوے کے ساتھ کہتے ہیں کہ ایسی کوئی بات نہ کبھی پیش کی گئی ہے۔ اور نہ پیش کی جاسکتی ہے۔ لیکن اسلام کے سوا باقی تمام مذاہب کے متعلق یہ ثابت کیا جاسکتا ہے کہ زمانہ کے اثرات اور حالات نے انہیں اپنی بعض باتوں میں تغیر کرنے پر مجبور کردیا ہے۔ مثلاً سناتن دہرم میں بیوہ کی شادی کرنے کی قطعی ممانعت ہے۔ اور اسے بہت بڑا پاپ قرار دیا گیا ہے لیکن ہندو آئے دن شادیاں کررہے ہیں بیوہ عورتوں کی شادیوں کا انتظام کرنیوالی انجمنیں بنائی گئی ہیں اور جلسے کرکے عوام کو اس بات کی تحریک کی جاتی ہے۔

اسی طرح ہندو مذہب میں یہ حکم ہے کہ وید کے منتر غیر مذہب کے انسان کو نہ سنائے جائیں۔ اور اگر کوئی سن پائے تو اس کے کان میں سیسا پگلا کر ڈالا جائے۔ لیکن اب اس بات کو برا سمجھا جارہا ہے۔ اور عام جلسوں میں وید کے منتر پڑھ کر لوگوں کو سنائے جاتے ہیں۔

اسی طرح اور کئی مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں۔ اور ہر مذہب کے متعلق پیش کی جاسکتی ہیں۔ مگر اسلام زمانہ کی اس قسم کی دست برد سے بالکل محفوظ ہے۔ کیونکہ صرف یہی ایک کامل مذہب ہے۔ اور اسی کے متعلق خدا تعالےٰ کا ارشاد ہے۔ **الیوم اکملت لکم دینکم واتمم علیکم نعمتی۔** کہ آج کے دن میں نے تمہارے دین کو تمہارے لئے مکمل کردیا۔ اور تم پر اپنی نعمت پوری کردی۔

پس ہم یہ ماننے کے لئے ہرگز تیار نہیں ہوسکتے۔ اور نہ کوئی اور ایسا شخص تیار ہوسکتا ہے۔ جو نیک نیتی کے ساتھ اور تعصب سے الگ ہوکر اسلامی مسائل پر غور کریگا۔ کہ اسلام کی کسی ایک بات میں بھی زمانہ کی ترقی نے خواہ وہ سائنس کی ترقی ہو یا کسی اور علم کی کوئی تغیر و تبدل کردیا ہے اسلئے یہ کہنا بھی درست نہیں ہوسکتا۔ کہ مذہب میں بزور تبدیلی کرانے کا اسلام میں کوئی حکم تھا جسے سائنس کی ترقی نے تغیر کردیا ہے۔ اسلام میں قطعاً کوئی اس قسم کا حکم نہیں ہے۔ اور نہ اسکی ضرورت۔ صداقت بذات خود اتنی طاقت اور اثر رکھتی ہے کہ اپنا اعتراف کرا سکے۔ چونکہ اسلام تمام صداقتوں کا مجموعہ ہے۔ اسلئے اس کی اشاعت کیلئے تلوار کی ضرورت نہیں۔ بلکہ اسلام کے سچے پیروؤں کی ضرورت ہے اسکے ثبوت میں ہم جماعت احمدیہ کو پیش کرتے ہیں۔

اس کا بانی اٹھا اور بغیر تلوار کے اکیلا اٹھا۔ جس کے چھوٹے بڑے سب دشمن ہوگئے۔ مگر اس پاکباز نے تلوار کے زور سے نہیں۔ محض اپنی قوت قدسی سے قلعوں میں بیٹھے ہوؤں کو تلواروں کی چھاؤں میں سے نکالکر اپنے امن و سلامتی کے جھنڈے کے نیچے کھڑا کردیا۔ اور آپ کو ماننے والے خونخوار علاقوں کے لوگ بھی ہیں۔ اور تو اور اس اعتراض کے مرکز یعنے یورپ و امریکہ میں اسلام کے پرستار ہورہے ہیں۔ وہاں دیکھا جاسکتا ہے۔ کہ اسلام کے مبلغوں کے پاس کونسی تلوار ہے۔ یہ تو سچ ہے۔ کہ وہ اپنے پاس ایک تلوار رکھتے ہیں۔ مگر وہ آہنی و فولادی تلوار نہیں۔ بلکہ روحانیت اور دعا کی تلوار ہے۔ جس کے وار کفر پر موت وارد کرکے روحانی زندگی عطا کرتے ہیں۔

پس یہ خیال محض غلط ہے۔ کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔ اور اسلام نے بزور مذہبی تبدیلی کرانے کا کوئی حکم دیا ہے۔ لیکن اگر اسلام کے مدافعانہ طور پر تلوار اٹھانے کو مسٹر گاندھی تلوار کے ذریعہ اشاعت اسلام بتائینگے تو انہیں معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ ہندو مذہب بھی اس کے مطابق اس اعتراض سے نہیں بچ سکتا۔ اس کے متعلق ویدوں سے ثبوت تلاش کرنے کی ضرورت نہیں۔ کرشن جی مہاراج کی گیتا ہی اس راز کو بے نقاب کرنے کے لئے کافی ہے +

اشاعت فحش کا انسداد

اخبارات میں شایع ہوا ہے کہ پولیس مجسٹریٹ سیالدہ نے سیرت چندر متر کو اس الزام میں تیس روپیہ جرمانہ کی سزا دی ہے کہ اس نے فحش اشتہارات شایع کئے۔ یہ سزا اس لحاظ سے تعجب انگیز ہے کہ فحش اشتہاروں کی اشاعت تو قابل جرم ہو۔ لیکن وہ بدترین مخلوق جو مجسم فحش ہوکر بڑی آن بان کے ساتھ اپنی تشہیر کرے۔ وہ کسی قانون کی زد میں نہ آئے بے شک فحش تحریر کی اشاعت کرنیوالا قابل سرزنش ہونا چاہیئے کہ وہ انسانی اخلاق کو بگاڑنے اور انہیں برائی اور بدکاری کی ترغیب دینے کا باعث بنتا ہے۔ لیکن اس سے بڑھ کر خطرناک بداخلاقی اور برائی سکھانے والی وہ تعلیم گاہیں ہیں۔ جو بڑی کثرت کے ساتھ ہر شہر میں پائی جاتی ہیں۔ ان کے متعلق گورنمنٹ کیوں انتظام نہیں کرتی۔ اور کیوں ان بدکاری کے منبعوں کو نہیں روکتی۔

مے فروش قاضی

حیدرآباد کے علاقہ بیڑ سے ایک درخواست ریاست کے امور مذہبی کے صدر الصدور کی خدمت میں آج سے کچھ عرصہ پیشتر جسمیں وہاں کے قاضی صاحب کی شراب فروشی کی شکایت کی گئی تھی پہنچی وہاں سے درخواست تحصیلدار علاقہ کے پاس بغرض تحقیقات بھیجی گئی۔ تحصیلدار صاحب شراب خانہ میں گئے۔ اور بچشم خود دیکھا۔ کہ جناب قاضی وہاں تشریف فرما ہیں۔ اور شراب فروخت کررہے ہیں۔ عند التحقیق معلوم ہوا۔ کہ آپ دو سال سے اس شغل مے فروشی میں مصروف ہیں۔ اس زمانہ میں اس قسم کی خبر کوئی اچنبھا نہیں۔ کیونکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے آخری زمانہ کے علماء کا نقشہ نہایت وضاحت اور صفائی سے کھینچ کر بتا دیا تھا کہ وہ بدترین مخلوق ہونگے۔ اور یہود کے قدم بقدم چلینگے۔ کیا اب بھی کسی مصلح کی ضرورت نہیں ہے *

حیات مسیح کے متعلق دلائل کا مطالبہ

معاصر "الناصح" رنگون میں ایک صاحب کی طرف سے استفسار شایع ہوا ہے جسمیں علماء کو مخاطب کرکے لکھا گیا ہے "چونکہ اکثر قادیانی خیال والے لوگ دلائل قرآنی و احادیثی اور اقوال ائمہ کو پیش کرکے ہم لوگوں کو چپ کرا دیتے ہیں۔ اسلئے حضرات علماء کرام جمعیتہ العلماء سے گذارش ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات جس طرح سے مانتے ہیں۔ دلائل اور احادیث سے ثابت کرکے پبلک میں شایع فرمادیں۔ تا عوام دلائل سے ان حضرات کو جواب دے سکیں"

ہمیں امید نہیں کہ غیر احمدی علماء اس استفسار کا کوئی معقول جواب دے سکیں۔ کیونکہ انہیں خوب معلوم ہوچکا ہے کہ انکے دلائل بالکل بودے اور کمزور ہیں اور احمدیوں کے مقابلہ میں کچھ بھی کام نہیں دے سکتے یہی وجہ ہے کہ مخالف مولویصاحبان اب اس مسئلہ کو جو ایک نہایت اہم مسئلہ ہے بالکل چھوڑتے

معارف قرآن

ازافاضات سیدنا خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ

سورۃ طٰہٰ

رکوع دوم

(۲۴- جولائی ۱۹۲۰ء)

تبلیغ کے گُر

اس رکوع میں خدا نے تبلیغ کے گُر بتائے ہیں۔ اگرچہ لفظ حضرت موسیٰ کے ہیں۔ لیکن مضمون خدا کی طرف سے ہے۔ اسلئے یہ گر خدا ہی نے سکھائے ہیں۔

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ۝ وَيَسِّرْ لِيْ أَمْرِيْ ۝ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ۝ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ۝ وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ أَهْلِيْ ۝ هٰرُوْنَ أَخِيْ ۝ اشْدُدْ بِهٖ أَزْرِيْ ۝ وَأَشْرِكْهُ فِيْ أَمْرِيْ ۝

یہاں چار باتوں کی حضرت موسیٰ نے التجا کی ہے۔

(۱) پہلے پہنچنے والی چیز ہونی چاہیئے۔ یہ شرح صدر کے ایک معنی ہیں۔ جب سینہ کھلتا ہے۔ تو اس میں کچھ پڑتا ہے اور مومن کی تو تعریف قرآن میں یہ بیان کی گئی ہے کہ اس کا سینہ کھلتا ہے۔ لیکن کافر کا بند ہوتا ہے (۲) شرح صدر کے یہ معنے ہیں۔ کہ کسی چیز پر تسلی اور یقین حاصل ہو جائے اسلئے یہ مطلب ہوا۔ کہ وہ یہی نہیں کہتے۔ کہ مجھے علم کامل حاصل ہو۔ بلکہ یہ بھی چاہتے ہیں۔ کہ اس پر تسلی ہو۔

(۲) میرے کام کے لئے سہولتیں بہم پہنچا۔ یعنی ایسے سامان پیدا ہو جائیں۔ کہ لوگوں کو تبلیغ کر سکوں۔

(۳) میری زبان کی گرہ کھولدے۔ تاکہ میرے دل میں جو خیالات ہیں۔ ان کو میں خوب بیان کر سکوں۔

(۴) جو ایسے لوگ ہوتے ہیں کہ سنتے ہیں۔ مگر ان کے زنگ دور نہیں ہوتے۔ اس لئے تبلیغ کرنے والا ناکام رہتا ہے۔ اس کے لئے یہ کہتے ہیں کہ ان کے سینے کھولدے تاکہ میری باتیں مان لیں۔

ہماری جماعت کے مبلغوں کو یہ دعا بار بار مانگنی چاہیئے۔

وزیر کی درخواست اس لئے کرتے ہیں کہ کثرت سے لوگ خدا کی تسبیح اور حمد کرنے والے پیدا ہو جائیں۔ نہ اس لئے کہ انہیں اپنی ذات کی فکر تھی۔

وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِيْ - محاورہ ہے۔ کہ خاص شفقت اور رحمت میں جو پرورش پائے۔ یا جو کام اپنے سامنے احتیاط سے کرایا جائے۔ اس کے متعلق آتا ہے۔

اِذْهَبْ أَنْتَ وَأَخُوْكَ بِاٰيٰتِيْ وَلَا تَنِيَا فِيْ ذِكْرِيْ ۝ اِذْهَبَا إِلٰى فِرْعَوْنَ إِنَّهٗ طَغٰى ۝ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ أَوْ يَخْشٰى ۝

مبلغین کو نرمی سے بات کرنی چاہیئے

یہ بات تبلیغ کرنے والوں کو خوب یاد رکھنی چاہیئے۔ خدا تعالیٰ حضرت موسیٰ کو فرماتا ہے۔ کہ فرعون سے نرمی سے بات کرنا سخت کلامی سے بُرے نتائج نکلا کرتے ہیں۔ دوسری بات اس سے یہ نکلتی ہے کہ حکام کا ادب ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ سٹرائکیں وغیرہ نہیں کرنی چاہیئیں۔ کیونکہ اس طرح بدامنی پیدا ہوتی ہے۔

پیشگوئیوں کے متعلق ایک بات۔

تیسری بات اس آیت سے پیشگوئیوں کے متعلق نکلتی ہے۔ خدا تعالیٰ فرعون کے متعلق کہتا ہے۔ شاید وہ نصیحت پکڑے اور ڈرے۔ اب دیکھنا یہ چاہیئے کہ خدا کو علم تھا یا نہیں کہ وہ مانیگا یا نہیں۔ اگر تھا تو شاید کا لفظ کیوں رکھا۔ اور اگر یہ شاید یقین کے معنی میں آیا ہے۔ تو یہ بات غلط نکلی۔ کیونکہ فرعون نے مانا نہیں۔ پھر شاید کا کیا مطلب ہوا۔

دراصل خدا کے کلام میں جو پیشگوئی کے طور پر ہوتا ہے اس قسم کی باتیں ہوتی ہیں کہ اگر اصلاح کریگا تو بچ جائیگا اگر نہ کریگا تو نہ بچیگا۔

نباتات کے جوڑے

فَأَخْرَجْنَا بِهٖ أَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى ۝

نباتات کے جوڑے ہیں۔

اس مسئلہ کا سوائے چند ایک چیزوں مثلاً کھجور کے آج سے سو سال قبل کسی کو علم نہ تھا۔ مگر اب بے شمار نباتی چیزوں کے جوڑے ثابت ہو چکے ہیں۔ اور یہ قرآن کریم کی صداقت کا ایک عظیم الشان ثبوت ہے۔

رکوع سوم

(۲۵- ستمبر ۱۹۲۰ء)

فرعون کے ایک عقیدہ کی تردید

حضرت موسیٰ کا مباحثہ فرعون سے اس جگہ بیان ہوا ہے خدا کی ذات پر انبیاء کا جو عقیدہ ہوتا ہے۔ اس کو وہ بیان کرتے ہیں۔ مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرٰى ۝

اس آیت میں خدا کی قدرت کا اظہار خدا ہی کے الفاظ میں کیا گیا ہے۔ وہ ستارہ پرست قوم تھی۔ اور ان کا عقیدہ تھا کہ ستاروں سے روحیں اترتیں اور جسم لیتیں اور پھر وہیں چلی جاتی ہیں۔ اسی عقیدہ کے ماتحت ہندوستان میں سورج بنسی اور چندر بنسی قومیں ہیں کہ چاند اور سورج سے جن روحوں نے آکر جسم لیا انکے خاندانوں کے یہ نام ہو گئے۔ ان کا عقیدہ تھا کہ دنیا کا کاروبار کا تعلق ستاروں سے ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے یہ نہیں۔ یہ غلط ہے۔ خدا ہی سب کچھ کرتا ہے

حضرت موسیٰ کے متعلق فرعون کا خیال

مگر اس کا کیا نتیجہ ہوا۔ وَلَقَدْ أَرَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَأَبٰى ۝ سب نشانات دیکھ کر انکار کر دیا۔ کیوں اس لئے کہ اس کے دل میں ایک خیال تھا۔ اور وہ یہ کہ وہ سمجھتا تھا۔ حضرت موسیٰ اس کی حکومت مٹا کر اپنی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ اس کے والد نے حضرت موسیٰ کو لے پالک کے طور پر پالا تھا۔ جبکہ فرعون اس کے گھر میں ابھی پیدا نہ ہوا تھا۔ چنانچہ وہ کہتا ہے۔ قَالَ أَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ أَرْضِنَا بِسِحْرِكَ يٰمُوْسٰى کیا موسیٰ تو اس لئے آیا اور تیری یہ مرضی ہے۔ کہ ہم کو یہاں سے نکال دے۔

اس میں اس نے ایک چالاکی کی ہے۔ وہ یہ نہیں کہتا

معارفِ قرآن

از افاضات سیدنا خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ

سُورۃ طٰہٰ

رکوع دوم

(۲۴ - جولائی سنہ ۱۹۲۰ء)

تبلیغ کے گُر

اس رکوع میں خدا نے تبلیغ کے گُر بتائے ہیں۔ اگرچہ لفظ حضرت موسیٰ کے ہیں۔ لیکن مضمون خدا کی طرف سے ہے۔ اسلئے یہ گر خدا ہی نے سکھائے ہیں۔

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ۰ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ ۰ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ ۰ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ ۰ وَاجْعَلْ لِّیْ وَزِیْرًا مِّنْ اَهْلِیْ ۰ هٰرُوْنَ اَخِیْ ۰ اشْدُدْ بِهٖ اَزْرِیْ ۰ وَاَشْرِكْهُ فِیْ اَمْرِیْ ۰

یہاں چار باتوں کی حضرت موسیٰ نے التجا کی ہے۔

(۱) پہلے پہنچانے والی چیز ہونی چاہیئے۔ یہ شرح صدر کے ایک معنی ہیں۔ جب سینہ کھلتا ہے۔ تو اس میں کچھ پڑتا ہے اور مومن کی تعریف قرآن میں یہ بیان کی گئی ہے کہ اس کا سینہ کھلتا ہے۔ لیکن کافر کا بند ہوتا ہے (۲) شرح صدر کے یہ معنے ہیں۔ کہ کسی چیز پر تسلی اور یقین حاصل ہو جائے اسلئے یہ مطلب ہوا۔ کہ وہ یہی نہیں کہتے۔ کہ مجھے علم کامل حاصل ہو۔ بلکہ یہ بھی چاہتے ہیں۔ کہ اس پر تسلی ہو۔

(۲) میرے کام کے لئے سہولتیں بہم پہنچا یعنی ایسے سامان پیدا ہو جائیں۔ کہ لوگوں کو تبلیغ کر سکوں ؛

(۳) میری زبان کی گرہ کھولدے۔ تاکہ میرے دل میں جو خیالات ہیں۔ ان کو میں خوب بیان کر سکوں ؛

(۴) بعض ایسے لوگ ہوتے ہیں کہ سُنتے ہیں۔ مگر ان کے زنگ دُور نہیں ہوتے۔ اس لئے تبلیغ کرنے والا نا کام رہتا ہے۔ اس کے لئے یہ کہتے ہیں کہ ان کے سینے کھولدے تاکہ میری باتیں مان لیں۔

ہماری جماعت کے مبلغوں کو یہ دُعا بار بار مانگنی چاہیئے۔ وزیر کی درخواست اس لئے کرتے ہیں کہ کثرت سے لوگ خدا کی تسبیح اور حمد کرنے والے پیدا ہو جائیں۔ نہ اس لئے کہ انہیں اپنی ذات کی فکر تھی۔

وَلِتُصْنَعَ عَلٰی عَیْنِیْ ۔ محاورہ ہے۔ کہ خاص شفقت اور رحمت میں جو پرورش پائے۔ یا جو کام اپنے سامنے احتیاط سے کرایا جائے۔ اس کے متعلق آتا ہے۔

اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ بِاٰیٰتِیْ وَلَا تَنِیَا فِیْ ذِكْرِیْ ۰ اِذْهَبَا اِلٰی فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰی ۰ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّیِّنًا لَّعَلَّهٗ یَتَذَكَّرُ اَوْ یَخْشٰی ۰

مبلغین کو نرمی سے بات کرنی چاہیئے

یہ بات تبلیغ کرنے والوں کو خوب یاد رکھنی چاہیئے۔ خدا تعالیٰ حضرت موسیٰ کو فرماتا ہے۔ کہ فرعون سے نرمی سے بات کرنا۔ سخت کلامی سے بُرے نتائج نکلا کرتے ہیں۔ دوسری بات اس سے یہ نکلتی ہے کہ حکام کا ادب ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ سٹرائکیں وغیرہ نہیں کرنی چاہیئیں۔ کیونکہ اس طرح بدامنی پیدا ہوتی ہے ؛

پیشگوئیوں کے متعلق ایک بات۔

تیسری بات اس آیت سے پیشگوئیوں کے متعلق نکلتی ہے۔ خدا تعالیٰ فرعون کے متعلق کہتا ہے۔ شاید وہ نصیحت پکڑے اور ڈرے۔ اب دیکھنا یہ چاہیئے کہ خدا کو علم تھا یا نہیں کہ وہ مانیگا یا نہیں۔ اگر تھا تو شاید کا لفظ کیوں رکھا۔ اور اگر یہ شاید یقین کے معنی میں آیا ہے۔ تو یہ بات غلط نکلی۔ کیونکہ فرعون نے مانا نہیں۔ پھر شاید کا کیا مطلب ہوا۔

دراصل خدا کے کلام میں جو پیشگوئی کے طور پر ہوتا ہے اس قسم کی باتیں ہوتی ہیں کہ اگر اصلاح کریگا تو بچ جائیگا اگر نہ کریگا تو نہ بچیگا۔

نباتات کے جوڑے

فَاَخْرَجْنَا بِهٖ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰی ۰

نباتات کے جوڑے ہیں۔

اس مسئلہ کا سوائے چند ایک چیزوں مثلاً کھجور کے کچ سے سو سال قبل کسی کو علم نہ تھا۔ مگر اب بے شمار نباتی چیزوں کے جوڑے ثابت ہو چکے ہیں۔ اور یہ قرآن کریم کی صداقت کا ایک عظیم الشان ثبوت ہے۔

رکوع سوم

(۲۵ - ستمبر سنہ ۱۹۲۰ء)

فرعون کے ایک عقیدہ کی تردید

حضرت موسیٰ کا مباحثہ فرعون سے اس جگہ بیان ہوا ہے۔ خدا کی ذات پر انبیاء کا جو عقیدہ ہوتا ہے۔ اس کو وہ بیان کرتے ہیں۔ مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِیْهَا نُعِیْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰی ۰

اس آیت میں خدا کی قدرت کا اظہار خدا ہی کے الفاظ میں کیا گیا ہے۔ وہ ستارہ پرست قوم تھی۔ اور ان کا عقیدہ تھا کہ ستاروں سے روحیں اُترتیں اور جسم لیتیں اور پھر وہیں چلی جاتی ہیں۔ اسی عقیدہ کے ماتحت ہندوستان میں سُورج بنسی اور چندر بنسی قومیں ہیں کہ چاند اور سُورج سے جن روحوں نے آکر جسم لیا اُنکے خاندانوں کے یہ نام ہو گئے۔ ان کا عقیدہ تھا کہ دُنیا کے کاروبار کا تعلق ستاروں سے ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے یہ نہیں۔ یہ غلط ہے۔ خدا ہی سب کچھ کرتا ہے

حضرت موسےٰ کے متعلق فرعون کا خیال

مگر اس کا کیا نتیجہ ہوا۔ وَلَقَدْ اَرَیْنٰهُ اٰیٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَاَبٰی ۰ سب نشانات دیکھ کر انکار کر دیا۔ کیوں اس لئے کہ اس کے دل میں ایک خیال تھا۔ اور وہ یہ کہ وہ سمجھتا تھا حضرت موسےٰ اس کی حکومت مٹا کر اپنی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ اس کے والد نے حضرت موسیٰ کو لے پالک کے طور پر پالا تھا۔ جبکہ فرعون اس کے گھر میں ابھی پیدا نہ ہوا تھا۔ چنانچہ وہ کہتا ہے۔ قَالَ اَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ اَرْضِنَا بِسِحْرِكَ یٰمُوْسٰی کیا موسیٰ تو اس لئے آیا اور تیری یہ مرضی ہے۔ کہ ہم کو یہاں سے نکال دے۔

اس میں اس نے ایک چالاکی کی ہے۔ وہ یہ نہیں کہتا

کہ مجھ کو موسیٰ تخت سے ہٹانا چاہتا ہے۔ بلکہ ایک قومی سوال بنا کر یہ کہتا ہے۔ کہ کیا تو ہم کو یعنی ہماری قوم کو یہاں سے نکالنا چاہتا ہے۔

اسوقت فرعون کی حکومت مصر پر اسی طرح کی تھی جس طرح اب انگریزوں کی ہندوستان پر ہے کہ وہ وہاں کے اصلی باشندے نہ تھے۔ اس لئے اس نے یہ کہا کہ موسیٰ وہاں کے اصل باشندوں کو بھڑکا کر ہمارے خلاف اُکسانا چاہتا۔ اور ہمیں نکالکر اپنی قوم کی حکومت قائم کرنا چاہتا ہے، اس طرح اس نے اپنی ساری قوم کو اپنے ساتھ ملا لیا۔

فرعون کی مقابلہ پر آمادگی

اور چونکہ وہ نشانات کے متعلق خیال کرتا تھا کہ یہ فریب ہیں۔ جن کے ذریعہ عوام کو اثر میں لانا چاہتا ہے۔ اس نے کہا۔ فَلَنَأْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهِ فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهُ نَحْنُ وَلَا أَنتَ مَكَانًا سُوًى ۔ ہم بھی تو اس قسم کے تماشے دکھا سکتے ہیں۔ اس کے لئے کوئی وقت مقرر کر لیا جائے۔ جس کی نہ ہم خلاف ورزی کریں نہ تم۔ اور ایسا مکان تجویز کیا جائیگا۔ جہیں مساوی سلوک ہو گا۔

مباحثہ میں قیام امن کا خیال

حضرت مُوسیٰ بھی یہی چاہتے تھے۔ مگر چونکہ فساد کا خیال تھا۔ اس لئے انہوں نے کہا۔ قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّينَةِ وَأَن يُحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ۔ زینۃ کا دن مقرر ہونا چاہیئے تھا۔ یہ ان کا ایک مقدس دن تھا۔ جس میں کسی پر کوئی زیادتی نہ کی جاتی تھی۔

آج کل ہماری جماعت کے لوگ مباحثے کرتے ہیں۔ لیکن امن کے انتظام کا خیال نہیں رکھتے۔ حضرت مُوسیٰ کے اس خیال سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ نہایت ضروری ہے۔ اور سب سے اوّل اسی کے متعلق انتظام ہونا چاہیئے ورنہ بہت خراب نتائج نکلتے ہیں۔

مباحثہ کا وقت

پھر صبح کا وقت مقرر کیا گیا۔ یہ بھی بہت عمدہ وقت تھا۔ آجکل عموماً رات کا وقت مباحثوں کے لئے مقرر کیا جاتا ہے۔ جو کوئی [illegible] دن نہیں ہوتا۔ کیونکہ دن میں کام کرنے کی وجہ سے لوگوں کے دماغ تھکے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور اچھی طرح غور اور توجہ نہیں پیدا ہو سکتی۔ لیکن صبح کو دماغ تازہ ہوتا ہے۔ اسلئے بات آسانی سے سمجھ میں آسکتی ہے۔

ساحروں کو اشتعال دلایا گیا

قَالُوا إِنْ هَٰذَانِ لَسَاحِرَانِ يُرِيدَانِ أَن يُخْرِجَاكُم مِّنْ أَرْضِكُم بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيقَتِكُمُ الْمُثْلَىٰ ۔ یہ فرعون کے ساتھیوں کا قول ہے۔ جو ان ساحروں کو اُکساتے ہیں کہ یہ تو چاہتے ہیں۔ کہ تم کو اپنے فریب سے ملک سے نکال دیں۔ اور تمہارا مذہب جو سب سے افضل ہے اسکو مٹانا چاہتے ہیں۔ گویا دنیوی اور مذہبی دونوں طریق سے اشتعال دلایا۔

ناجائز ذرائع کا استعمال

اور کہا فَأَجْمِعُوا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوا صَفًّا جب یہ بات ہے۔ تو اس کے لئے جو کچھ فریب اور دغا کیا جائے۔ جائز ہے۔ تم ضرور اس سے کام لو۔

یہ ایک بہت بڑی غلطی ہے۔ جو دنیا کو لگی ہوئی ہے کہ اچھے مقصد کے لئے خواہ کیسے ہی ذرائع استعمال کرنے پڑیں۔ جائز ہوتے ہیں۔ حالانکہ ناجائز ذرائع کے ساتھ کسی بات کا ثابت کرنا ہی اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ چیز سچائی کے ساتھ ثابت نہیں ہو سکتی۔ اور یہی اس کے باطل ہونے کا ثبوت ہے۔

یہی حربہ یہاں استعمال کرنے کے لئے انہیں اُکسایا گیا ہے۔ کہ ان مقاصد کے لئے جھوٹ دغا جو کچھ کر سکو۔ کر لو۔ اس کے ساتھ ہی ان کے ذاتی جذبات کو بھی مشتعل کیا ہے۔ وَقَدْ أَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلَىٰ ۔ اس میں تمہارا بھی فائدہ ہے۔

ادب کرنے کا نتیجہ

اسپر وہ ساحران کے دھوکہ میں آگئے۔ لیکن حضرت مُوسیٰ کا رعب چونکہ ان پر چھا چکا تھا۔ اس لئے گو مقابلہ کے لئے تیار تو ہو گئے۔ لیکن ادب سے پُوچھتے ہیں۔ مُوسیٰ تم پہلے ڈالوگے یا ہم۔ حالانکہ ان کے ساتھ بادشاہ تھا۔ ان کو گھمنڈ ہونا چاہیئے تھا۔ مگر انہوں نے ادب سے کام لیا اور پُوچھا۔ قَالُوا يَا مُوسَىٰ إِمَّا أَن تُلْقِيَ وَإِمَّا أَن نَّكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَلْقَىٰ ۔ مثنوی والے نے اس کے متعلق لطیف بات لکھی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ یہی ان کا ادب تھا۔ جو ان کے کام آیا۔ اور وہ ایمان لے آئے۔

حضرت موسیٰ نے کہا۔ قَالَ بَلْ أَلْقُوا ۖ فَإِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مِن سِحْرِهِمْ أَنَّهَا تَسْعَىٰ ۔ فَأَوْجَسَ فِي نَفْسِهِ خِيفَةً مُّوسَىٰ ۔ جب انہوں نے رسیاں اور سوٹے ڈالے اور وہ سانپ ہو گئے۔ تو حضرت موسیٰ کو یہ خوف پیدا ہوا ہے کہ عوام کو اس سے دھوکہ لگیگا۔ اور وہ ٹھوکر کھائینگے۔

مخالفین کی یہ عادت ہوتی ہے کہ خواہ کیسی ہی کمزور اور بودی بات ان کو مل جائے۔ اس کو پکڑ لیتے ہیں۔ جیسا کہ آج کل ایک احمدی خواہ ہزار دلائل دے۔ مخالفین یہ کہکر انکار کر دیتے ہیں۔ کہ فلاں مولوی نے یوں کہا ہے۔ اسپر خدا تعالےٰ نے حضرت موسیٰ کو کہا۔ قُلْنَا لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنتَ الْأَعْلَىٰ ۔ خوف نہ کرو تم ہی غالب ہو گے۔ وَأَلْقِ مَا فِي يَمِينِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوا ۖ کہ تم بھی عصا ڈالو۔ وہ ڈالا گیا۔ اور وہ سب کو ملیا میٹ کر گیا۔

طاقت ایمانی

یہ دیکھ کر وہ ایمان لے آئے اور پکار اٹھے آمَنَّا بِرَبِّ هَارُونَ وَمُوسَىٰ ہم ہارون اور مُوسیٰ کے رب پر ایمان لائے۔ فرعون نے ان کو ڈرایا مگر قَالُوا لَن نُّؤْثِرَكَ عَلَىٰ مَا جَاءَنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالَّذِي فَطَرَنَا ۖ فَاقْضِ مَا أَنتَ قَاضٍ ۖ إِنَّمَا تَقْضِي هَٰذِهِ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ۔

رسُول کریم فرماتے ہیں۔ ایمان جس کے دل میں داخل ہو جائے وہ مُرتد نہیں ہو سکتا۔ اب تم لوگ اس سے مقابلہ کر کے دیکھو۔ کیسی ہیں۔ جو چھوٹی چھوٹی باتوں پر ٹھوکر کھا جاتے ہیں ذرا سی تنبیہ جو انہی کی غلطی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ کام چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ بدگوئی شروع کر دیتے ہیں۔ بدنام کرنے لگ جاتے ہیں۔ دیکھو وہ فرعون کو کیا جواب دیتے ہیں کہ جا تو جو مرضی ہے کر لے۔ ہم خدا کو نہیں چھوڑ سکتے۔ ہم نے خدا کے نشانوں کو دیکھ لیا ہے تو اگر کچھ کر سکتا ہے تو یہی کہ دنیا کی زندگی کو منقطع کر دے سو کر دے۔ ہمیں اس کی کوئی پروا نہیں۔ یہ ہے وہ ایمان جو ہر ایک مومن میں ہونا چاہیئے۔ کہ خواہ کچھ ہو۔ اُسے خدا کی طرف سے نہ ہٹا سکے۔

(۲) دوسروں کو کسی کی ایمانی حالت کی عمدگی بتانے کے لئے (۳) تیسری قسم کے ابتلاء جو انبیاء اور ماموروں اور ان کے نائبوں کے لئے ہوتے ہیں۔ ان کی غرض یہ ہوتی ہے کہ تا لوگوں پر ظاہر ہو جائے۔ کہ وہ خدا کے مقبولوں کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ خدا کے پیارے ہر میدان میں بڑھینگے۔ اور تمام مخالفتوں کے باوجود کامیاب ہونگے ۔

لوگ ابتلاء کس کو کہتے ہیں

پس یہ تین قسم کے ابتلاء ہوتے ہیں۔ اور چھوٹا اور بہت ہی کم درجہ ایمان کا جو بشاشت ایمان کہلاتا ہے اس کا ثبوت یہ ہوتا ہے۔ کہ آگ میں پڑ کر بھی ایمان سے علیحدگی نہ کی جائے۔ لیکن اب یہ حالت ہے کہ بعض لوگوں کو اگر محلہ والے ذرا ستائیں۔ تو وہ کہتے ہیں کہ ہم ابتلاء میں پڑ گئے۔ حالانکہ اس کو ابتلاء قرار دینا درست ہی نہیں۔ لوگوں کو یہ غلطی لگی ہوئی ہے کہ مثلاً قرآن میں آتا ہے۔ کہ ہم نے مومنوں کو آزمایا۔ وہ کہتے ہیں۔ جب خدا اس قسم کی تکالیف کو ابتلاء قرار دیتا ہے۔ تو ہم کیوں نہ کہیں۔ لیکن یہ ایسی ہی بات ہے۔ کہ کوئی شخص کہے کہ فلاں شخص کا مجھ پر احسان ہے ۔ اور جس شخص کے متعلق کہا گیا ہے۔ وہ بھی کہے کہ میرا فلاں پر احسان ہے۔ تو یہ اس کی بے شرمی ہوگی۔ پس خدا تو کہہ سکتا ہے۔ کہ ہم نے ابتلاء میں ڈالا۔ مگر بندہ کا یہ حق نہیں کہ ان تکالیف کو ابتلاء کے نام سے موسوم کرے۔ دوسرا تعریف کر سکتا ہے۔ اپنی تعریف آپ کرنا کبھی جائز نہیں ہو سکتا۔ یا اس کی مثال ایسی ہے کہ کوئی شخص کسی کے متعلق کہے کہ زید صاحب تشریف لائے ہیں۔ اور زید بھی کہے کہ میں تشریف لایا ہوں۔ تو یہ درست نہیں ہو سکتا۔ جو لوگ ایسا کہتے ہیں۔ وہ شاہی کلام کے آداب کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کہہ سکتا ہے۔ مگر ہم نہیں کہہ سکتے۔ تم کبھی نبیوں کی زبان سے نہیں سنو گے کہ وہ کہینگے۔ کہ ہمارا امتحان لیا گیا۔ عربی زبان میں ابتلاء کے دو معنی ہوتے ہیں۔ پہنچنا یا ہو جانا۔ مثلاً ایک عرب کو اگر بخار ہو جائے۔ تو وہ بخار کے لفظ کے ساتھ ابتلاء کا لفظ استعمال کریگا۔ یعنی اس کو بخار ہو گیا۔ وہاں ابتلاء کے معنے آزمائش کے نہیں ہونگے ۔

(۲) فضل اور انعام اور امتحان کے معنے ہوتے ہیں یہ تعریف کا کلمہ ہوگا۔ جو انسان اپنے لئے خود استعمال نہیں کر سکتا۔ دوسروں کی طرف سے ہو سکتا ہے۔

تو بہت لوگ ہیں۔ جو چھوٹی چھوٹی باتوں کو ابتلاء کہدیتے ہیں۔ مثلاً کوئی کہیں ملازم ہو۔ اس کے افسر ناراض ہو جائیں۔ یا کوئی احمدی ہو۔ اور اسکا بیٹا بیمار ہو جائے۔ تو وہ کہدیگا کہ بڑا ابتلاء آیا تھا۔ مگر میں قائم رہا۔ یا محلہ والے مخالفت پر آمادہ ہیں۔ اور نقصان پہنچانا چاہتے ہیں جان بھی خطرے میں ہے۔ یہ ابتلاء ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ ایمان کے ادنےٰ درجہ کے مقابلہ میں بھی ان تکالیف کی کوئی وقعت نہیں ہوتی۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے۔ جیسا کہ حضرت خلیفۃ اول رضی اللہ عنہ نے ایک مولوی کا قصہ سنایا کہ اس نے ایک عورت کا نکاح پر نکاح پڑھا دیا تھا جب اسکو حضرت مولوی صاحب نے کہا کہ مولوی صاحب آپ نے یہ کیا کیا۔ تو اس نے جواب دیا کہ مولوی صاحب مجھ پر بہت ظلم ہوا ہے۔ اگر میں نکاح نہ پڑھاتا تو کیا کرتا۔ مولوی صاحب کو خیال آیا۔ کہ واقعی زمیندار لوگوں نے سختی کی ہوگی۔ مجبوراً نکاح پڑھانا پڑا ہوگا۔ آپ نے پوچھا ہاں مولوی صاحب بتاؤ تو کیا ہوا تھا۔ اس نے کہا کہ "چٹے جدا روپیہ میرے ہتھ پر رکھ دتا۔ نہ نکاح پڑھدا تاں کی کردا" یعنی چٹے کے برابر روپیہ میرے ہاتھ پر رکھ دیا۔ اگر نکاح نہ پڑھتا تو کیا کرتا۔

تم میں سے بہت سے اس مولوی پر ہنستے ہیں۔ لیکن تم میں بھی ہیں جو ایسی باتوں پر ابتلاء پکار اٹھتے ہیں اور ایسے خدا کے بندے ہیں۔ جو تمہاری ان باتوں پر ہنستے ہیں۔

بعض لوگ ہیں۔ جو ذرا حکمہ والے جن کے ہاں ملازم ہوں ناراض ہوں۔ تو کہتے ہیں۔ ہم ابتلاء میں پڑ گئے۔ محلہ داروں نے ذرا تکلیف دی تو ابتلاء ابتلاء پکار اٹھتے ہیں۔ شہر والوں نے سختی کی۔ تو ابتلاء پکارتے ہیں۔ بیٹا یا کوئی اور بیمار ہوا۔ تو ابتلاء کا نام لیتے ہیں۔ حالانکہ خدا کے فضل کے مقابلہ میں جو وہ دمبدم تم پر کر رہا ہے یہ معمولی تکالیف کہاں ابتلاء ہو سکتی ہیں۔

خدا کی گود میں بیٹھنے والا لوگوں کی مخالفت سے کب ڈر سکتا ہے

اور مومن کب ان کو خاطر میں لا سکتا ہے۔ جب کہ آگ میں پڑنا بھی اس کو اس کی جگہ سے حرکت نہیں دے سکتا۔ کیونکہ وہ دیکھتا ہے کہ خدا میرے ساتھ ہے۔ لوگوں کا مومن کو تکلیف دینا تو ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ کوئی پیٹھ کے پیچھے کسی کے مکے مارے لوگوں کا شور بجائے اس کی حالت کو قابل رحم بنانے کے خود شور کرنیوالوں کی حالت کو قابل رحم بناتا ہے۔ کیونکہ جو شخص قطب صاحب کی لاٹھ پر بیٹھا ہے یا قلعہ میں بیٹھا ہے۔ اس پر کسی کا تھوک پھینکنا یا کنکر مارنا کچھ بھی مؤثر نہیں ہو سکتا۔ ہاں تھوک پھینکنے اور کنکر مارنے والے کی حالت البتہ قابل رحم ہے۔ پس جو شخص خدا کی گود میں ہو۔ جیسا کہ مومن ہوتا ہے۔ اس کے لئے یہ معمولی تکالیف کہاں ابتلا ہو سکتی ہیں۔ تم دیکھو کہ کبھی قطب صاحب کی لاٹھ پر بیٹھنے والا اور قلعہ نشین کسی کے تھوک پھینکنے یا گرد ڈالنے کو اپنے لئے ابتلاء نہیں کہیگا۔ تو جو شخص خدا کی گود میں ہو۔ وہ کب کہہ سکتا ہے کہ میں ابتلاء میں ہوں یا تو اس کو اقرار کرنا چاہئے کہ وہ خدا سے بے تعلق ہے۔ اور اس کی گود میں نہیں یا اس قسم کی باتوں کو ابتلاء نہیں کہنا چاہیئے ۔

پس جو شخص خدا کو ماننے کا دعویٰ کرتا ہے۔ اور کسی بڑے سے بڑے حادثہ پر بھی کہتا ہے کہ میں ابتلاء میں ہوں۔ تو اس نے دراصل خدا کو نہیں مانا۔ اس نے اسلام اور احمدیت کو نہیں سمجھا اس کا دعویٰ درست نہیں۔ کہ وہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور مرزا صاحب کو سچا مانتا ہے۔ معمولی معمولی تکلیفوں اور دشمنوں کی شرارتوں کی فکر اس کو تب ہو سکتی ہے۔ جبکہ اس میں ایمان کی کمی ہو۔ یا خدا کو مانتا تو ہو۔ مگر یہ خیال ہو کہ وہ بیمار اور کمزور ہے۔ میری مدد نہیں کر سکتا۔ ورنہ جو خدا پر پورا پورا یقین رکھتا ہے۔ اس کی قدرت اور طاقت کا قائل ہے۔ وہ کبھی ایسا نہیں کر سکتا۔ پس یقین کامل ہونا چاہیئے کہ ایمان کیا ہے۔ اور ایسا ایمان ہونا چاہیئے۔ کہ کوئی بڑی سے بڑی مصیبت ابتلاء نہ کہلائے۔ کیونکہ اگر کوئی کسی تکلیف کو ابتلاء سمجھتا ہے۔ تو وہ ایمان کے اعلیٰ درجہ پر نہیں پہنچا۔ پہلی منازل ہی طے کر رہا ہے ۔

لوگوں سے فریاد مت کرو خدا سے مدد مانگو

ہاں خدا سے دعا ہونی چاہیئے کہ وہ ہمیں ڈگمگانے سے بچائے بندے سے سوال نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ وہ بچائے۔ انسان یہ کہے خدایا تیری مدد کا محتاج ہوں۔ تیرے استغناء سے ڈرتا ہوں۔ اس لئے تجھی سے کہتا ہوں۔ کہ میری مدد کر۔

یہی نکتہ ہے۔ جو سُورۃ فاتحہ میں بیان کیا گیا ہے وہاں مومن دعا کرتا ہے۔ ایاک نعبد۔ خدایا ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ اور ایاک نستعین تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی عبادت کرنیوالے کو اپنی طرح کے عابد تو نظر آتے ہیں۔ مگر وہ جن سے خدا کے سوا مدد مانگے۔ کوئی نہیں نظر آتا۔ اس لئے مدد کے لئے مومن کی نظر میں خدا کے غیر کچھ ہے ہی نہیں۔ صرف خدا ہی خدا ہے۔ جس سے مانگتا ہے۔ پھر اھدنا الصراط میں کہتا ہے۔ کہ میں جس رستہ پر ہوں اس پر سب چلنے والے ہی نظر آتے ہیں۔ کوئی مدد دینے والا نہیں۔ آپ ہی اس رستہ میں مدد فرمائیے۔ چلنے والے سب بندے ہیں۔ اور جو غیر ہیں وہ مغضوب اور ضالین ہیں۔ گویا مُردے ہیں۔ ان پر کیسے نظر پڑ سکتی ہے یا ان سے کوئی کیا ڈر سکتا ہے۔ پس دنیا تمام رُعبوں اور قوتوں اور خوبصورتیوں کے ساتھ مومن سے دُور ہو جاتی ہے۔ خدا ہی خدا اس کے سامنے ہوتا ہے اس لئے وہ کبھی ڈرپوک اور بزدل نہیں ہوتا۔ کوئی بڑی سے بڑی تکلیف اس کو خدا کے فضل سے متزلزل نہیں کر سکتی مومن اپنے آپ کو خدا کے ہاتھ میں دیدیتا ہے۔ کہ وہ جس طرح چاہے کرے۔

اللہ تعالےٰ توفیق دے کہ آپ لوگ سمجھیں۔ اور مصائب و تکالیف و آلام آپ کے لئے تزلزل کا باعث نہ ہوں بلکہ آپ کا ایمان اسقدر بلند درجہ پر ہو کہ دُنیا کے تمام کافر آپ کے سامنے مُردہ ہوں۔ ان کی پہنچائی ہوئی تکالیف کچھ نہ کر سکیں۔ تمہاری نظر خدا پر ہو۔ اور اس کے غیر تمہاری نظر میں ایک پشہ کے برابر حقیر بلکہ اس سے بھی زیادہ حقیر ہوں ✦

وی پی آتے ہیں۔

جن صاحبان کی قیمت ۱۵ اکتوبر میں ختم ہوتی ہے۔ ان کے نام نومبر کے پہلے ہفتے کا کوئی پرچہ وی پی ہو گا۔ قیمت سات روپے سالانہ کے حساب سے لیجائیگی۔ بہتر ہے کہ خریداران الفضل منی آرڈر کے ذریعہ بھجوا دیں ورنہ وی پی حاضر ہونگے بصورت واپسی تا وصولی قیمت پرچہ زیر امانت رہیگا۔ مینیجر الفضل قادیان

دُودھ کی قلّت کا باعث

ویدوں سے معلوم ہو گیا

آجکل چاروں اطراف یہی چیخ و پکار اور شور و غوغا بلند ہوتا ہوا سنائی دے رہا ہے کہ دُودھ مہنگا ہو گیا۔ دودھ کمیاب ہو گیا۔ دُودھ کی قلت ہو گئی۔ اور وہ بھارت ورش وہ ماتر بھومی۔ وہ ہندوستان جس میں ایک وقت دُودھ کے سروت (چشمے) جاری تھے۔ اور ندیاں بہتی تھیں۔ ہاں ہاں وہی جنت نشان ہندوستان آج دُودھ کی قلت و کمی کے باعث بے کس بے بس اور نیم جان ہو رہا ہے۔

اس ناگہانی آفت و مُصیبت کو دیکھتے ہوئے فرزندان ہند ان بواعث کا پتہ لگانے میں سرتوڑ کوششیں عمل میں لائے۔ جن کی وجہ سے یہ مُصیبت بھارت ورش کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہے۔ مگر افسوس لیڈران ہند کسی صحیح نتیجہ پر نہ پہونچ سکے۔ ہر ایک نے اپنی تحقیق کا نتیجہ ایک دوسرے سے عین ضد اور خلاف ہی بتلایا۔ کسی نے کہا کہ دودھ کی کمی کا باعث عیسائی اور مسلمان ہیں۔ کیونکہ یہی گائیں ذبح کرکے ان کی تعداد گھٹا رہے ہیں۔ کسی نے یہ رائے دی کہ چونکہ غیر ممالک میں ہزاروں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں گائیں روانہ کی جاتی ہیں۔ اس لئے دُودھ بھی کمیاب ہو گیا۔ کسی نے قحط کی وجہ سے گھاس چارے کی قلت۔ اور بارشوں کا بر وقت نہ ہونا بتلایا۔

الغرض جتنے مُنہ اتنی ہی باتیں۔ جتنے اہل الرائے اُتنی ہی رائیں۔

چونکہ یہ مسئلہ ایسا نہیں ہے کہ اسے سرسری بحث کے بعد ترک یا نظر انداز کر دیا جائے۔ بلکہ یہ ایک اہم صورت اختیار کر چکا ہے۔ اسلئے ہر ایک ہندوستانی اور بھارت واسی کا فرض ہے کہ وہ دُودھ کی اس بے طرح قلت و کمیابی کا سبب دریافت کرے۔ اور اُن بواعث کا پتہ لگائے۔ جن کی وجہ سے پیاری ماتر بھُومی کے لال اور سپُوت بیاکل اور بے چین ہو رہے ہیں۔ چونکہ ہمیں بھی ہندوستانی ہونے کا فخر حاصل ہے۔ اور ہم پر بھی اُتنی ہی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ جتنی ایک چوٹی کے لیڈر پر اس لئے ہم نے بھی اُن اسباب و علل کا پتہ لگانے میں پُوری پوری کوشش کی اور ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہمیں وید بھگوان کے ذریعہ وہ سبب معلوم ہو گیا۔ جس کی وجہ سے آج بے کس ہندوستان جان توڑ رہا ہے۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ وید بھگوان کے فرمائے ہوئے سبب کو ہندوستان کے تمام لوگ ہی تسلیم کر لینگے۔ مگر ہاں ہندو اصحاب سے تو ہمیں پُوری توقع اور آشا رکھنی چاہیئے۔ کہ وہ ایک سیکنڈ کے لئے بھی اس فرمان سے رُوگردان نہ ہوتے ہوئے اُس پر ضرور بالضرور عمل پیرا ہونے کی کوشش کرینگے۔ اور ہندوستان پر اس چھائی ہوئی مُصیبت کو دفع کرکے تمام اہالیان ملک کو اپنا رہین منت بنائینگے۔ اب ہم وید بھگوان کا فرمان ذیل میں نقل کرتے ہیں:۔

"ناسیہ دھینُو کلیانی نان ڈوان سہتے دھرم
وِجانر تیر براہمنو راترم وستی یا پیا۔" (اتھروید)

ترجمہ پنڈت اکھلانند صاحب۔ "جس راجا کی سلطنت میں برہمن رات کو بغیر عورت کے رہتا ہے۔ گائیں اُس کے یہاں (سلطنت میں) دُودھ نہیں دیتیں اور بیل گاڑی کو نہیں کھینچتے۔"

اب جبکہ وید بھگوان سے دُودھ کے کم ہونے کی اصل حقیقت معلوم ہو گئی ہے۔ تو ہندو دوستوں کا فرض ہے۔ کہ گئو شالائیں بند کرکے براہمن شالائیں کھول دیں۔ اور ہندوستان کے ان تمام براہمنوں کی شادیاں کروا دیں۔ جن کی شادیاں نہیں ہوئیں۔

پس اے ہندو دوستو! ہندو بزرگو! ہندو مترو! اگر تم وید بھگوان کو ایشوری گیان سمجھتے ہو۔ تو اس کے اس فرمان پر عمل کرو۔ ورنہ اگر تمہاری سُستی کا یہی حال رہا۔ جو آج تک تم نے براہمنوں کے متعلق برتی ہے۔ تو پھر شاید دُودھ کے ایک ایک قطرہ سے بھی محروم ہو جاؤ۔ پس اگر اپنی اور اپنے ملک و قوم کی خیر چاہتے ہو۔ تو بہت جلد وید کے فرمودہ پر عمل کرو اور سُکھ کے بھاگی بنو۔

فضل حسین احمدی مہاجر۔ قادیان

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۲۸

اور آپ کے خلیفہ اول حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب رضؓ کا مصدقہ ممیرا اور حضرت خلیفہ اول کا بتایا ہوا:۔

سرمہ ممیرا اور ست سلاجیت

اصلی ممیرا ایک ایسی چیز ہے جو امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور ایک مجمع کے سامنے مسجد مبارک میں ممیرا پیش کیا۔ آپ نے اسے بہت پسند فرمایا۔ اور فرمایا کہ یہ وہ چیز ہے جس سے لوگ ہزارہا روپیہ کماتے ہیں نیز حضور علیہ السلام کی اجازت کے بعد سلسلہ کے اخبار بدر و الحکم اور رسالہ میگزین میں اسے اشایع کرایا۔ اور خدا کا شکر ہے کہ بہت لوگوں نے اس سے نفع اٹھایا اور میں نے بھی نفع اٹھایا۔ الحمد للہ علی ذالک۔ میں اس سرمہ اور ممیرا کو ہمیشہ اس نیت سے مشتہر کرتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مصدقہ ہے۔ اور نسخہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کا تجویز کردہ ہے جو لوگ امراض چشم میں مبتلا ہیں یا حفظ ماتقدم کے طور پر حفاظت کے طور پر حفاظت چشم چاہتے ہیں وہ اس سرمہ کا استعمال کریں۔ حضرت حکیم الامۃ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است" یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑبال۔ سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیابند اور دیگر امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے قیمت سرمہ ممیرا قسم اول عہ فی تولہ۔ اصلی ممیرا غلہ فی تولہ۔ یہ سرمہ جن کی آنکھیں دکھتی ہوں۔ ان کے لئے بہت مفید اور مقوی بصر ہے۔ خصوصاً طلبار کیلئے۔

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے۔ جسکی عبارت یہ ہے۔ مقوی جمیع اعضاء۔ نافع صرع۔ مشتہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح و دافع بواسیر۔ فساد بلغم و قاتل کرم شکم۔ مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود صبح کے وقت ہمراہ دودھ استعمال کریں۔ قیمت قسم اول عہ فی تولہ۔

المشتہر

احمد نور کابلی تاجر مہاجر۔ قادیان ضلع گورداسپور

پنجابی بھائیوں اور بہنوں کے لئے نئے تحفے ۹/۲۴

گلزار مہدی ۲؎ بالکل نئی اور لطیف نظم میں حضرت مسیح موعود کی صداقت کے معیار بیان کئے گئے ہیں ۲ر

چرخہ احمدی } نئی طرز کی تبلیغی نظم۔ قیمت ۲ر

شہادت مولوی عبداللطیف صاحب مرحوم مصنفہ مولوی فتح الدین صاحب مرحوم دھرم کوٹی۔ اس دردانگیز واقعہ کو لطیف نظم میں بیان کیا گیا ہے ۵؎

نشان مہدی :۔ نئی سی حرفی میں احمدیت کی تبلیغ ہے قیمت ۱؎

مسدس وفات مسیح ؑ۔ نہایت مقبول نظم ہے۔ اس میں وفات مسیح کو دلچسپ پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے۔ قیمت ۱؎

سچ بیان حصہ اول۔ مشہور و معروف مقبول نظم۔ اسمیں بھی وفات مسیح کے دلائل کو مفصل اور عام فہم طور پر بیان کیا گیا ہے۔ ۲ر۔ کتاب گھر قادیان

کشمیری مال منگوانے کا سہل طریق ۲/۸

میں اپنے احمدی بھائیوں و دیگر خواہشمند لوگوں کو مطلع کرتا ہوں کہ وہ کشمیری مال ہر قسم میری معرفت منگا سکتے ہیں۔ انشاء اللہ بہت کم کمیشن پر مال روانہ کیا جاویگا۔ دس فیصدی روپیہ ہمراہ آرڈر آنا ضروری ہے۔

اصلی ست سلاجیت (مومیائی)

قیمت رعایتی

فی تولہ ۶ر۔ فی پانچ تولہ عہ۔ فی بیس تولہ ۷ر۔ فی اسی تولہ ۲۰ عہ جو صاحب خود تیار کرنا چاہتے ہیں میرے پاس کچا بھی موجود ہے فی سیر ایک روپیہ۔ محصولڈاک و خرچ پارسل علاوہ ہوگا۔

زعفران۔ اصلی کشمیری فی تولہ عہ

محمد اسمٰعیل احمدی جنرل مرچنٹ و کمیشن ایجنٹ

زینہ کدل سرینگر

پیتل کے کمانیدار آرسی والے سروتے ۶/۲۴

پانی پت کا محراب دار سروتہ اپنی مضبوطی عمدہ قطع وضع نقش و نگار کے باعث تمام ہند میں مشہور ہے۔ جدت یہ ہے کہ خود بخود کھلنے کے علاوہ سورتی بناکر آرسی بھی لگائی گئی ہے۔ تحفہ تحائف میں دینے کے قابل چیز ہے۔ ۵۔ آرسی والا عہ۔ ۳۔ آرسی والا عہ۔ یک آرسی والا عہ۔ بلا آرسی عہ۔ سروتی آرسی دار عہ۔ بلا آرسی عہ

المشتہر:۔ شیخ محمد محی الدین سروتہ فیکٹری پانی پت

ضرورت نکاح ۱؎

پہلی بیوی سے بندہ کے گھر میں کوئی اولاد نہیں ہے اور دوسری شادی کا خواہاں ہوں۔ میری عمر چالیس سال اور آمدنی ماہوار ساٹھ روپیہ اور علاوہ اسکے اراضی زرعی ۵۰ ایکڑ اور مکان پختہ ملکیت خود ہے۔ اگر کوئی خواہشمند رشتہ ہو۔ لڑکی خواہ بیوہ ہو یا کنواری تو اس عاجز سے بذریعہ خط و کتابت تصفیہ کریں اور پیشہ رنگریزی و زمینداری ہے۔ کریم بخش احمدی قوم انصاری سکنہ ملتان شہر متصل مسجد ولی محمد خان

البیان الکامل فی تحقیق الدق والسل ۱؎

مصنفہ

جناب ڈاکٹر محمد عمر صاحب احمدی متعلمہ میڈیکل کالج لکھنو

دق پر نہایت واضح کتاب جو نہایت محنت سے لکھی گئی۔ طبیب اور غیر طبیب ہر ایک کے لئے یکساں مفید۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضی اللہ عنہ نے خاص طور پر سے تعریف فرمائی ہے۔ اخبار کا حوالہ ضرور ہو۔ مجلد للعہ۔ غیر مجلد للعہ۔ محصولڈاک ۴ر۔ منی آرڈر آنا ضروری ہے۔ کتاب وی پی نہ کی جائیگی۔

المشتہر

سید عبدالمجید۔ محلہ ترھی۔ لکھنو

اجرت اشتہارات میں اضافہ

عنقریب موجودہ اجرت اشتہارات میں اضافہ ہو جائیگا کیونکہ پہلے سے اشاعت ڈیوڑھی ہو گئی ہے۔ اسلئے جو صاحب اشتہار دینا چاہیں۔ ابھی سے معاملہ کرلیں۔ (مینیجر)

ہندوستان کی خبریں

مولوی ابوالکلام کا فتویٰ طلباء کیلئے

مولوی ابوالکلام صاحب نے حسب ذیل فتویٰ صادر کیا ہے۔ احکام شرعیہ کے رُو سے کسی طالب علم مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے۔ کہ وہ کسی سرکاری کالج یا ایسے کالج میں تعلیم حاصل کرے۔ جو سرکار سے امداد قبول کرتا ہو۔ اور سرکاری یونیورسٹی سے ملحق ہو۔

ڈاکٹر عبدالغنی کی معاودت

اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ڈاکٹر عبدالغنی سکرٹری آف اسٹیٹ افغانستان لنڈی خانہ پہنچے ہیں۔ اور لاہور کی طرف آ رہے ہیں انکے ہندوستان آنے کا سبب معلوم نہیں ہوا ہے۔

اظہار معذرت

غلام محمد خان پسر سابق ملک خان بہادر یار محمد خان چیف آف آفریدی نے اپنے باپ کی حرکات کے لئے اظہار معذرت کیا ہے۔ اور گورنمنٹ کے خلاف گذشتہ جنگ افغانستان میں شریک ہونے کے لئے معافی مانگی ہے

جنرل ڈائر کو ایڈریس

ایک جدید ایڈریس طیار ہوا ہے۔ جسپر دستخط حاصل کئے جا رہے ہیں اسمیں جنرل ڈائر کی خدمات متعلق پنجاب پر اظہار تشکر و امتنان کیا گیا ہے۔ اور اُسپر کامل اعتماد کا اظہار کیا گیا ہے۔

سرقہ ڈاک

کلکتہ میں پارسل ڈلیوری ڈیپارٹمنٹ سے کئی ہزار روپیہ قیمت کے پارسل چوری گئے ہیں۔ سرقہ شدہ پارسلوں کی تخمینی مالیت کا اندازہ ۲ اور تین لاکھ روپیہ کے درمیان کیا جاتا ہے۔

صباح دہلی کی ضمانت میں اضافہ

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی نے پریس اخبار صباح دہلی کی ضمانت مبلغ پانچسو روپیہ میں اضافہ کر کے ۲ ہزار کر دیا ہے۔ یہ ۹۔ اکتوبر کی اشاعت کی مطبوعہ ایک نظم کے متعلق کارروائی ہوئی ہے۔ حکم دیا گیا ہے کہ ایک ہفتہ کے اندر بزنر ضمانت داخل کرے۔ اخبار کی اشاعت دو ہفتوں کے لئے ملتوی کر دیگئی ہے۔

زنانہ ممبر میونسپل بورڈ

اندور میں مس اہلیہ بائی چندارکر ایم اے پہلی ممبر میونسپل بورڈ منتخب ہوئی ہیں۔

مولوی ظفر الملک کو سزا

مولوی ظفر الملک کو ڈپٹی کمشنر بہادر لکھنو نے تینوں دفعات کے ماتحت دو سال قید سخت اور ساڑھے سات سو روپیہ جرمانہ کی یکجائی سزا کا حکم سنایا اور بصورت عدم ادائے جرمانہ ۹ ماہ کی مزید قید کا حکم دیا

لاہور کے نواح میں ڈاکے

بندے ماترم کا ایک نامہ نگار چند ایک ڈکیتی کے واقعات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ کوئی دن خالی جاتا ہوگا۔ جبکہ لاہور کے گرد و نواح میں ایسی واردات نہ ہوتی ہو۔

عیسائیوں کی طرف سے عدم تعاون کی مخالفت

پروفیسر بنرجی نے بنگال کے عیسائیوں کی کانفرنس میں صدارتی تقریر کے دوران میں عدم تعاون کی مخالفت کی اور اس امر پر زور دیا کہ اصلاحات کے متعلق عیسائی قوم کے سامنے عظیم الشان کام ہے۔

ڈاکوؤں کا ٹرین پر حملہ

دو ہفتہ کے اندر ضلع اٹک میں سات ڈاکے پڑ چکے ہیں۔ اور ایک ٹرین پر جو کوہاٹ سے راولپنڈی جا رہی تھی۔ ڈاکوؤں نے گولڑہ کے سٹیشن سے آگے حملہ کیا۔

ایک قزاق کی دلیری

کوئی قزاق جزیرہ لنکا کے سپہ سالار کی کوٹھی سے جو ہر وقت فوجی سپاہیوں کے زیر حفاظت رہتی ہے۔ بیش بہا قیمتی زیور چُرا کر لے گیا ہے۔ پولیس تفتیش میں مصروف ہے۔ گرفتار کنندہ کے لئے ایک سو انعام مشتہر کیا گیا ہے۔

علی گڈھ کالج کی حالت

آنریری سکرٹری و پرنسپل صاحبان مدرسۃ العلوم علی گڈھ سے ۲۱ اکتوبر کے ایک تار میں لکھتے ہیں کہ۔

ایسی افواہیں مشہور ہونے کے باعث کہ مسٹر گاندھی۔ مسٹر شوکت علی و مسٹر محمد علی و دیگر اصحاب اس ہفتہ میں پھر کالج تشریف لانیوالے ہیں۔ صورت حال بدستور نازک ہوتی جاتی ہے۔ پرنسپل صاحب نے لڑکوں کے والدین کے نام جو اپیل شائع کی تھی اس کا تائیدی جواب اپنے بچوں کو عارضی طور سے گھر لے گئے ہیں جہاں وہ فیصلہ ٹرسٹیاں کا انتظار کرینگے۔ قریباً دو سو سرپرستوں کی طرف سے تار و خطوط موصول ہو چکے ہیں۔ جنمیں وہ مسٹر گاندھی مسٹر شوکت علی۔ مسٹر محمد علی اور طلباء کے طریق کو ناپسند کرتے ہیں۔ اور یہ چاہتے ہیں کہ ان کے لڑکوں کو گھروں پر بھیج دیا جائے طلباء اب سرپرستوں کو یہ یقین دلانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ حالت نازک نہیں ہے۔ پروپیگنڈا پھیلانیوالے لوگ دینی واعظین کو کالج میں لیکچر دینے کے لئے بھیج رہے ہیں۔ باوجود اسکے کالج میں قیام کرنے اور طلباء کو لیکچر دینے کی ممانعت کے باوجود نوٹس دئے جا چکے ہیں۔ دربار بھوپال نے اپنے ہاں کے تمام طلباء کو عارضی طور سے واپس بلا لیا ہے۔

علی گڈھ کالج میں انقلاب کی تیاری

خواجہ عبدالمجید بیرسٹر ایم۔ اے۔ او کالج علیگڈھ سے ۲۳ تاریخ کے تار میں لکھتے ہیں کہ حکیم اجمل خان۔ ڈاکٹر انصاری۔ مولانا ابوالکلام آزاد اور مولانا محمد علی آج علی گڈھ پہونچے۔ اور اعلان کیا کہ ایک قطعی آزاد مسلم یونیورسٹی کا علی گڈھ میں بعد نماز جمعہ ۲۹ اکتوبر کو افتتاح کیا جائیگا۔ اور اسوقت سے تعلیم شروع ہو جائیگی۔

قابل اور تجربہ کار ماہران تعلیم کا عارضی عملہ مقرر کر لیا گیا ہے لیکن قابل اشخاص مستقل ملازمت کے لئے درخواستیں بھیج سکتے ہیں جو موجودہ سٹاف کے اُن پروفیسروں وغیرہ کی جگہ مامور کئے جائینگے۔ جو نئے انتظام کے تحت کام کرنے سے انکار کر دینگے۔

اگر ڈاکٹر ضیاء الدین موجودہ پرنسپل نے گورنمنٹ سے ترک موالات نہ کیا۔ اور اس نئی یونیورسٹی میں عہدہ کا لینا منظور نہ کیا تو اس صورت میں مولانا محمد علی بی اے آکسن بطور پرنسپل کام کرنے پر راضی ہو گئے ہیں۔

مولانا ابوالکلام آزاد یونیورسٹی کی مذہبی تعلیم و زندگی کی نگرانی کرینگے۔ ہر ایک ممکن ضرورت کے لئے مکمل انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ تحریک ترک موالات کے تشدد اور سختی سے الگ رکھے جانے پر زور دیا جا رہا ہے تاکہ ڈاکٹر ضیاء الدین کی تحریک برقی بیانات سے جو غلط فہمی پیدا ہو گئی ہے۔ وہ دور ہو جائے کالج کی تادیب (ڈسپلن) بڑے شد و مد سے قائم رکھی جا رہی ہے۔

کرنل ویجوڈ بمبئی میں

بمبئی ۲۳۔ اکتوبر۔ کرنل ویجوڈ معہ بیگم صاحبہ آج صبح بمبئی پہونچے اور الیگزنڈرا ڈاک پر اُترے۔ جہاں مسٹرز بیپٹسٹا۔ جیٹل۔ چمن لال۔ جاوا اور دیگر اصحاب نے جن کا تعلق مختلف مزدوروں کی انجمنوں سے ہے۔ میدان میں استقبال کیا۔ کرنل موصوف نے ایک مختصر تقریر کی۔ آپ نے فرمایا کہ وہ حزب العمال کی طرف سے آئے ہیں۔ جنہیں آپ سے ہمدردی ہے۔ اگر آپ نے طریقہ سے کام کیا تو یقیناً آپ اپنے مقصد کو حاصل کر لینگے۔

ممالک غیر کی خبریں

عراق عرب

محاصرہ کوفہ پر شاندار مدافعت لنڈن ۱۹۔ اکتوبر۔ بغداد کا ۱۵ اکتوبر کا تار ملا ہے کہ کوفہ میں جس فوج کو محاصرہ سے بچایا گیا ہے۔ اس میں اڑتیسویں پیادہ فوج کے ۵۱۳ سپاہی تھے۔ اور دیگر اشیاء تھیں۔ دوران محاصرہ میں ایک سو آٹھویں فوج کو نقصان پہنچا۔ ۹۔ آدمی مارے گئے یا زخمی ہو کر مر گئے۔ دو سپاہی مفقود اور ۱۷ زخمی ہیں۔ ہماری فوجی چوکی نے نہایت خوبی سے مدافعت کی۔ باغیوں نے شمالی قلعوں کے نیچے نیچے ایک سرنگ کھود دی تھی۔ مگر انھوں نے حملہ کر کے اپنے کو خطرہ میں نہیں ڈالا۔ مگر ہماری فوج کا غنیم ہر جگہ محاصرہ کئے ہوئے تھا۔ اور قریب بھی تھا۔ باغی ہاتھ سے پھینکے جانے والے بم کے گولے برابر استعمال کرتے رہے۔ ان کا خط محاصرہ ایسے مکانات سے جو گولیوں سے سوراخ دار ہو گئے تھے بنتا تھا۔ بعض بعض مقامات پر تو یہ خط ہمارے دفاعی قلعوں سے دس گز سے زیادہ دور نہ تھا۔ ہمارا فائر فلائی نامی جہاز دریا کے کنارہ سے چند گز ہی فاصلہ پر کیچڑ میں لت پت پڑا ہوا تھا۔ ایک گرفتار شدہ ۱۸ پونڈ وزنی گولہ پھینکنے والی توپ دریا کے بائیں کنارے پر دفاعی قلعوں سے ۱۵۰ گز فاصلہ کے اندر قریب لائی گئی۔ مگر ہماری فوج کی توپوں سے اجتماعی فیر ہونے پر اس کا چلانے والا مار دیا گیا کل محاصرہ سے چھڑانے والی فوج کے لڑائی میں ۱۱۔ آدمی مارے گئے۔ ہماری فوج خصوصاً سوار فوج نے باغیوں کو سخت نقصان پہنچایا۔ چار سو قیدی حاصل کئے گئے تھے۔ جنمیں ۷۷۔ آدمیوں کو روک لیا ہے۔

برطانوی قیدیوں کی ورود کوفہ لنڈن۔ ۱۹۔ اکتوبر۔ دفتر جنگ نے اعلان کیا ہے کہ ۷۹ برطانوی اور ۸۵ ہندوستانی قیدی جو عربوں کے ہاتھوں میں گرفتار تھے۔ اب کوفہ پہنچ گئے ہیں اور ۵۵ کے برگیڈ کمانڈر کے سپرد کر دئے گئے۔

سر پرسی کاکس کی نقل و حرکت بغداد ۱۸۔ اکتوبر بذریعہ خاص تار برائے "پایونیر" سر پرسی کاکس ۱۷ / تاریخ کو اڈہ پرواز کے ذریعہ موصل پہونچ گئے۔ اور ۱۷۔ اکتوبر کو وہاں سے واپس آ گئے۔

عراق عرب میں باغیانہ تحریک لنڈن ۲۲۔ اکتوبر۔ دیوان عام میں کیپٹن آرنزبی گور کے سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر اعظم کی عدم موجودگی میں مسٹر چیمبرلین نے ظاہر کیا کہ عراق عرب میں باغیانہ تحریک نہایت ہی مؤثر طور پر فرو ہو گئی ہے۔ اور حالات بہت جلد اس قدر موافق ہو جائینگے۔ کہ سر پرسی کاکس عرب لیڈران کے ساتھ اس اعلےٰ طرز حکومت کے متعلق بحث کرنے کے لئے قابل ہو جائینگے۔ جو رعایا کی خواہشات اور ان کی ضروریات کے مطابق ہوگی۔

عرب میں ایک زبردست فوج رکھنے کا ارادہ لنڈن ۔ ۱۶۔ اکتوبر۔ سر پرسی کاکس کی بصرہ کی تقریر پر رائے زنی کرتا ہوا ٹائمز لکھتا ہے کہ گورنمنٹ نے ابھی تک کوئی قطعی ارادہ کسی بات کا نہیں کیا وہ چاہتی ہے کہ عرب اپنے آپ پر حکومت کریں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی بہت بڑی فوج وہاں رکھنا چاہتی ہے۔ جس کا مستقر بغداد میں ہو۔ اسے اندیشہ ہے۔ کہ سر پرسی کاکس کو بڑا مشکل کام درپیش ہو گا۔ جب تک کہ گورنمنٹ اپنی فوجی پالیسی میں زبردست تبدیلی نہ کرے۔

(لنڈن ۔ ۱۸۔ اکتوبر) وار آفس کی ایک اطلاع راوی ہے، کہ عراق عرب سے تمام فوجی افسروں کے اہل و عیال بجز ان بیماروں کے جو شفاخانوں میں ہیں۔ جو قط العمارہ کے اس طرف تھے۔ بحری سفر پر جارہے ہیں۔ اور بہت سے ہندوستان کی طرف روانہ ہو چکے ہیں ؛

گورنمنٹ کی پالیسی (لنڈن ۱۸۔ اکتوبر) مسٹر چرچل نے ایک تقریر میں کہا کہ گورنمنٹ کی عراق عرب میں یہ پالیسی ہے کہ اول تو بغاوت کو فرو کرے۔ اور پھر ایک عرب سلطنت جس کے حاکم اور افسر عرب ہوں۔ انگریزوں کی رہنمائی میں بہت جلد قائم کرے ؛

فوجی نقصان لنڈن ۲۰۔ اکتوبر۔ جنگی دفتر کا اعلان ہے کہ سامرہ اور کوفہ کی افواج کی امداد سے عراق عرب کی لڑائیوں کا پہلا مرحلہ ختم ہو گیا ہے۔ یکم جون سے یکم اکتوبر تک ہمارے ۴۱۶ جوان ہلاک ۱۱۱۹ زخمی ہوئے اور ۱۵۹ پکڑے گئے۔ اور ۳۷۳ گم ہو گئے۔

Digtized by Khilafat Library

متفرق خبریں

جرمن سوشلسٹوں کا اتحاد بولشویکوں سے لنڈن ۱۷۔ اکتوبر۔ جرمنوں کی خود مختار سوشلسٹ پارٹی نے ۱۵۶ راؤں کے خلاف ۲۳۷ راؤں سے بولشویکوں سے اتحاد کر لینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اس فیصلہ کی وجہ سے اعتدال پسند ممبر اس پارٹی سے علیحدہ ہو گئے ہیں۔

روس اور جرمنی کی تجارت روس نے جرمنی کو ۲ ہزار انجنوں کی فرمائش بھیجی ہے۔

جرمنی سے بولشویک ڈیلیگیٹوں کا اخراج جرمنی ۱۸۔ اکتوبر۔ حکام نے ایم زینوویف اور ایم لوساوسکی کو جو جرمنی میں بولشویکوں کے قائم مقام ہیں۔ جرمنی سے نکل جانے کا حکم دیا ہے۔

شمال مغربی ایران کی حالت ایران نے انگریزی افواج کے قیام کی درخواست کی ہے۔ دیوان عام میں مسٹر سیسل ہارمزورتھ نے کمانڈر کن وردی کو جواب دیتے ہوئے کہا کہ شمال مغربی ایران کی جنگی حالت کا خطرہ اب کسی قدر فرو ہو گیا ہے اور معلوم ہوتا ہے۔ کہ بالشویکوں کی دھمکی نرم پڑ گئی ہے انگریزی افواج محض شاہ ایران کی درخواست پر وہاں رکھی گئی ہیں ؛

لنڈن کے بازاروں میں لڑائی لنڈن ۱۹ / اکتوبر۔ کوئلہ کی ہڑتال کے شروع ہونے سے پہلے بیکاروں کے جلسے بیرونی قصبوں میں منعقد ہوئے۔ ان جلسوں میں سرخ جھنڈے کا گیت گایا گیا۔ انتہائی تقاریر کی گئیں۔ اور جس تقریر کنندہ نے میانہ روی کی نصیحت کی۔ اس کو چیخ پکار کے ذریعہ بٹھا دیا گیا۔ دگارڈکل کے بلوہ کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے کہ لنڈن میں گزشتہ ایام میں بالشویکوں کے سفیروں کو پناہ دی گئی ہے۔ اور یہ ہو نہیں سکتا کہ تو حق کو یوں برداشت بھی کریں اور نتائج سے بھی محفوظ رہیں۔ خون اسلئے گرایا گیا ہے کہ لینن کے سفیروں کو ضروری تشدد کے ساتھ برطانی کارکنوں کو سمجھنے کا موقع ملتا رہے۔ امن شکن جو لاٹھیوں اور پتھروں سے مسلح ہو کر آئے تھے۔ بیکاروں کی کثیر تعداد کو اپنے ساتھ ملانے سے قاصر رہے۔ انہوں نے سرکاری جائداد کو نقصان پہونچایا۔ جونیر آرمی اور نیوی کلب پر حملہ کیا۔ دروازے توڑ ڈالے اور اسباب چرا لیا۔ اسکے بعد انہوں نے سٹرانڈ کے ایک دو جوہریوں کی دکانیں لوٹ لیں۔ لیکن یہ واقعہ انقلاب کا پیش خیمہ نہیں ہو گا ؛

باہتمام شیخ عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر مالکان کے لئے شائع ہوا۔